مقصود احمد

پی ایچ۔ڈی (اردو) اسکالر قرطبہ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی پشاور

ڈاکٹر ماجد ممتاز

اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ اردو یونیورسٹی آف کوٹلی آزاد جموں اینڈ کشمیر

ڈاکٹر تحسین بی بی

ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبۂ اردو قرطبہ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی پشاور

جون آیلیا کی شاعری میں تصورِ عشق و حسن

Maqsood Ahmad
Ph.d Research Scholar (Urdu), Qurtuba University Peshawar
Dr.Majid Mumtaz
Assistant Professor (Urdu) University of Kotli Azad jamu and Kashmir
Dr.Tehseen Bibi
Associate Professor (Urdu), Qurtuba University Peshawar

The concept of Love and Beauty in Joun Elia's Poetry

Joun Elia is one of the well- known names of modern Urdu poetry. He introduces the modern trends of Urdu poem and ode in poetry .He expressed his thoughts on different topics and gave a new touch and express to his thoughts. His poetry describes the concept of "love and beauty" with new trends. This article is going to describe and discuss. The different aspects of Joun Elia poetry with special reference to love and beauty.

Keywords: *Thougts, History, Philosphy, Nostalgia, Fanciful Paradise, Poetic Features, Soft Tempers, Sensitiveness, Epoch Issues.*

اردو شاعری کے دورِ حاضر میں نمایاں شعرا کی صف میں ایک اہم نام جون ایلیاؔ(سید اصغر) کا بھی ہے انھوں نے اردو شاعری میں نظم و غزل دونوں اصناف پر طبع آزمائی کی ہے۔جون ایلیا ایک کہنہ مشق شاعر ہیں۔آپ کی شاعری میں لطافت، پاکیزگی، سبک پروری، اور ندرت خاص طور قاری کے ذوق سلیم کو متاثر کرتی ہے۔جون ایلیا کا شمار دور جدید کے ان شعرا میں ہوتا ہے جن کا شعری کلام انفرادیت کا حامل ہے۔قدرت نے اُنھیں بہترین تخلیقی

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN (Online): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ دیگر خداداد صلاحیتوں کی طرح شاعری بھی ایک خداداد صلاحیت ہے جو قدرت کی طرف سے دین ہوتی ہے۔ کیوں کہ ہر کوئی کئی کوششوں کے باوجود ایک اچھا شعر نہیں لکھ سکتا۔ یہ ایک قدرتی الہام ہے جو غیب سے آتا ہے۔ شاعر کے پاس خیال ہی ایک ایسی شئے ہے جس کے ذریعے وہ اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرتا ہے۔ شاعری میں طبع آزمائی کرنا آسان تو ہے لیکن ایک اچھا شعر کہنا اور اس میں نام کمانا ہر کسی کے بس کی بات نہیں بقول عمران ازفر:

"اچھا شعر ہمیشہ جذبے اور شعور کے تخلیقی امتزاج سے وجود میں آتا ہے۔"(۱)

اس حوالے ڈاکٹر سجاد باقر رضوی اپنی کتاب "مغرب کے تنقیدی اُصول" میں لکھتے ہیں کہ:

"شاعر اپنے فن اور ہنر سے کام نہیں لیتا، بلکہ فطری صلاحیتوں اور غیر جذباتی ہیجان کے تحت شعر کہتا ہے۔ وہ لاشعوری طور پر وہی کچھ کہتا ہے جو شاعری کی دیوی اس سے کہلواتی ہے۔"(۲)

جون ایلیا کی شاعری پر بھی یہ حوالے صادق آتے ہیں۔ جون ایلیا نے تاریخ، فلسفہ اور شعر کا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ آپ کا شعری سرمایہ کئی مجموعوں پر محیط ہے۔ جن میں جون ایلیا کی متخیلہ کی بلند پروازی نمایاں نظر آتی ہے انہوں نے فرسودہ خیالات اور نظریات کو اپنے فن کا حصہ نہیں بننے دیا۔ جس سے ان کی شاعرانہ عظمت کا اندازہ بہ خوبی لگایا جا سکتا ہے۔

جون ایلیا کی شاعرانہ عظمت کو ان کی زندگی میں ہی تسلیم کر لیا گیا تھا۔۔۔ جیسے جیسے ان کے مجموعہ ہائے کلام منظر عام پر آتے گئے انہوں نے اُن کے کلام سے منسوب وہ تمام دعوے درست ثابت کر دیے جو اس سے متعلق کیے جاتے رہے تھے اور ان کی شاعری کو مزید وسیع تناظر میں دیکھنے پر مجبور کر دیا۔(۳)

جون ایلیا ایک اقدار شکن، باغی اور نراجی شاعر ہے جس کا حلیہ، شراب نوشی اور زندگی سے لاابالی پن نے اسے کہیں کا نہ چھوڑا اور یوں اپنی زندگی کو اپنے فن میں اس قدر پیش کیا کہ جن سے جون اور شاعر دونوں ایک ہوئے۔ اگر یہ کہا جائے کہ جون ایلیا کی شاعری نے اس کی شخصیت اور اس کی گوناگوں طبیعت نے اس کی شاعری کو چمکایا تو بے جا نہ ہو گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جون کی شاعری اس کی شخصیت اور اس کی شخصیت اس کی شاعری نظر آتی ہے۔ اجمل صدیقی کے نزدیک:

"جون کی شاعری اور اس کی زندگی میں تضاد نہیں تھا، یہی وہ چیز تھی جو اسے باقی شعرا سے ممتاز کرتی تھی۔"(۴)

جون کی شاعری کی کئی جہتیں ہیں جو اس کے فکر و فن کی ترجمانی کرتا ہے جس سے اس کی شخصیت کافی حد تک نمایاں ہوتی ہے۔ ان کے کلام میں خیال و جذبے کا قالب اور شعر و لباس الگ الگ دکھائی نہیں دیتے بلکہ آپس میں پیوست ہیں شاعر کو یہ اعزاز اسی وقت نصیب ہوتا ہے جب اس کا جذبہ اور اس کا فن دونوں یکساں ہوں۔ یہی خلوص، گداز پن اور سچائی جون ایلیا کے کلام کی امتیازی خصوصیات ہیں۔ شکیل عادل جون ایلیا کی شاعری کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

"ان کی توانائی ان کی شاعری اور ان کی عمارت ان کی شاعری تھی، ان کا کلام فصاحت، مقام ،بلاغت نظام، دل آویز و دلنشیں، خیال آرا، جمال آرا۔ انھوں نے اپنے خاص رنگ و آہنگ کی شاعری سے ایک جہاں کو گرویدہ کیا تھا۔ وہ کتنے ہی عجیب اور ناقابل فہم رہے ہوں، اصل میں تو وہ محض شاعر تھے"(۵)

جون ایک ایسا شاعر ہے جس نے اردو ادب کی شاعری میں ایک نئے اور منفرد انداز سے اردو داں طبقہ کو روشناس کرایا۔ اسی طرح اپنی شاعری کو ایک ڈرامائی انداز میں پیش کرکے نہ صرف ایک تماشا بنایا بلکہ خود بھی تماشا بن گیا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ مشاعرے میں کسی مداری سے کم نظر نہیں آتا۔ اگرچہ اس کے نزدیک وہ ایک ناکام ورائیگاں شاعر ہے لیکن حقیقت میں وہ اپنی گوناگوں شخصیت کے باوجود ایک ایسا شاعر نظر آتا ہے جس کا اردو ادب میں کوئی ثانی ہے اور ناہی نقال۔ بقول ڈاکٹر آغا سہیل:

"جون شاعر تھے ، فلسفی تھے ، مفکر اور صاحب بصیرت نابغہ تھے روایتی شاعر نہیں تھے۔"(۶)

جون ایلیا کی شاعری ایک مفکر، دانشور اور عوام کے دکھوں پر کڑنے والے بے بس شاعر کی آواز ہے۔ جون ایک مکمل رومانی شاعر ہے ان کی شاعری میں رومانیت کے تمام عناصر پائے جاتے ہیں جس میں بغاوت ،ماضی پرستی، خیالی بہشت شامل ہیں۔ جون ایلیا کی رومانیت میں سطحی پن نہیں بلکہ ان کے نزدیک عشق اور محبت کا تذکرہ پاکیزگی کے روپ میں ملتا ہے۔

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

جون ایلیا غزل و نظم کے میدان کے شہسوار ہیں اور اس کے مزاج سے واقف ہیں یہی وجہ ہے کہ اس نے دیگر اصنافِ شاعری کی نسبت غزل و نظم پر خصوصی توجہ دی ہے۔ جون ایلیا نے اپنی شاعری میں فکری اور فنی لحاظ سے کئی موضوعات کو اپنی شاعری کا حصہ بنایا۔ ان کی شاعری میں موضوعات کا تنوع ہے اور مضامین میں فرسودہ پن نہیں بلکہ جدت و ندرت پن کا حسین امتزاج ہے۔ جون ایلیا بنیادی طور پر غزل کا شاعر ہے۔ اور غزل کا روایتی موضوع حسن و عشق ہے جو کہ غزل کو جمالیاتی حسن سے آراستہ کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غزل گو شعرا نے اس موضوع پر بہت کچھ لکھا ہے دیگر شعرا کی طرح جون ایلیا نے بھی حسن و عشق کے حوالے سے اپنے تجربات اور مشاہدات کو شخصیت کے حسین رنگوں میں یوں ڈھال کر پیش کیا ہے کہ وہ اپنے عہد کے دیگر شعرا سے منفرد دکھائی دیتا ہے۔ بقول ابو بکر:

> "جون ایلیا کی ایک انفرادیت ان کی غزل پسندی ہے جون نے نظم کے دور میں بھی غزل سے روایتی لگاؤ برقرار رکھا لیکن جون کی غزل اپنے موضوعات اور طرزِ احساس میں محض روایتی نہیں ہے۔ جون نے غزل کو علمی مسائل پر آرا دینے، سماجی حقائق پر طنز کرنے نیز بوقلموں باطنی و نفسی مظاہر کے بیان کے لیے جدید انداز میں استعمال کیا ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ رومان اور دیگر روایتی احساسات کو بھی ترک نہیں کیا۔ "(۷)

جون ایلیا کی شاعری کے مطالعے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ آپ کی خوبی یہ ہے کہ آپ نے اپنی فنکارانہ مہارت اور جدتِ افکار کے ذریعے ان میں نئی روح پھونک دی ہے اور اپنے ہم عصر شعرا میں انفرادیت لے کر ابھرا ہے۔ جون ایلیا کی شاعرانہ شخصیت مختلف مراحل سے گزرتی ہوئی رفعت و بلندی تک پہنچتی ہے اور جس طرح فطری زندگی کے بدلتے تقاضے زیرِ اثر آتے ہیں اور تخلیقی افکار میں مختلف نوعیت کی غیر محسوس داخلی تبدیلیاں ظہور پذیر ہو رہی ہیں ان کی شناخت کا وسیلہ و مقصد نہ صرف محبوب کی شخصیت نہیں رہ جاتی بلکہ عشقیہ جذبات و احساسات کا اظہار بھی براہِ راست نہ ہو کر بالواسطہ طور پر ہونے لگتا ہے۔ یوں اس مقصد کی رسائی کی خاطر شاعر ان تمام جمالیاتی اسالیب کا سہارا لیتا ہے جس میں اشارے اور کنایے، علائم اور استعارے مفہوم کو متعین کرنے میں مخصوص کردار ادا کرتے ہیں۔

ان کی شاعری میں سب سے نمایاں جہت ان کا رنگِ تغزل ہے جو کہ خالص عشق و حسن کی بنیاد پر قائم ہے۔ جون ایلیاؔ کی شاعری میں عشق و حسن نہایت متحرک جذبہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ جو ہر دور میں شعرا کے ہم

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN (Online): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

رکاب رہا ہے یہی جذبہ شعرا کو زندگی کی مشکلات و تلخیوں اور بیزاریوں سے نبرد آزما ہونے کا حوصلہ بھی بخشتا ہے اور ان کو ہر پل آرزو مندی و شوق کے خواب دیکھنے اور نئی سمتوں کا تعین کرنے کے لیے آمادہ رکھتا ہے۔ جون کی شاعری میں عشق کا جو ابتدائی روپ ہے اسی میں وہ زندگی کی تلخیوں و حقیقتوں کے حصار میں حسیات کی سطح سے بلند ہو کر ان رفعتوں تک رسائی حاصل کرنے کی سعی پیہم کرتا ہے اور زندگی کی آرائش کے وسیلے کے ساتھ ہی خانہ ویران ساز کا سبب بنتا ہے۔

جون ایلیا کی شاعری میں تصورِ عشق و حسن کے موضوع اولیت حاصل ہے جو ان کے فکری تاثرات کو ظاہر کرتا ہے۔ فکری لحاظ سے دیکھا جائے تو جون ایلیا کے نزدیک شاعری اور عاشقی دونوں ایک ہی چیز ہیں لیکن کبھی وہ عاشق بنتے ہیں تو کبھی معشوق۔ بنیادی طور پہ وہ ان دونوں میں کسی ایک پر بھی اکتفا نہیں کرتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عام طور پہ حسن و عشق کے نغمات کو ادا کرنے کے لیے سکون، فرصت، رومانوی ماحول یا ایسا تصور چاہیے ہوتا ہے جو دل و دماغ کو خوش کر سکیں لیکن بد قسمتی سے جون ایلیا کو ایسا میسر نہ ہو سکا۔ جون ایلیا کی اکثر زندگی مالی پریشانیوں اپنی خانگی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ مذہب سے بیزاری و شراب نوشی میں گزری جس نے نہ صرف ان کی شاعری پر اثر ڈالا بلکہ ان کی شاعری کی کئی جہتوں کو بھی متاثر کیا جس میں ایک تصور حسن و عشق بھی ہے۔

> "جون کی شخصیت بھی اور شاعری بھی ہمہ وجود دل سے عبارت تھی۔ ایسا دل جس کا مرکز و محور عشق تھا۔ اپنی ذات سے عشق، اپنے تصورِ زندگی سے عشق، اپنے رشتوں سے عشق اور یہی عشق تھا جس پر ان کی زندگی بھی عبارت تھی اور شاعری بھی۔" (۸)

جون ایلیاؔ شاعری کو عاشق کے لیے ایک عمارت تصور کرتا ہے لیکن خود اس پر چلنے کی سکت نہیں رکھتا۔ وہ ایک کے بعد ایک عشق کے قائل نظر آتا ہے جو زندگی کے ساتھ ساتھ عشق سے بھی فراریت کا ایک واضح ثبوت ہے۔ اس کا اندازہ کبھی آٹھ تو کبھی بارہ سال کی عمر میں عشق لڑانا، کبھی فارہہ تو کبھی ناز نیں جیسی محبوباؤں سے بہ خوبی لگایا جا سکتا ہے۔ نام بدلنے کے ساتھ ساتھ محبوب بدلنے کا بھی انھیں شوق تھا۔ جون ایلیا کا عشق خالص نسائی ہے لیکن وہ ان سے توقعات نہ صرف پریوں جیسے رکھتا ہے بلکہ اس کو افلاطون کی طرح خیالی تصور کر کے ان کا تعلق پر زادوں کے قبیلے سے گردانتا ہے۔ جون ایلیا عشق کو ایک فطری عمل قرار دیتا ہے لیکن بنیادی طور پر وہ خود کو عاشق سے کہیں زیادہ معشوق مانتے نظر آتے ہیں کیوں کہ ان کے نزدیک عشق نا صرف ایک المیہ ہے بلکہ یہ اس کے بس کی بات بھی نہیں۔ انھوں نے کئی معاشقے کیے لیکن اظہارِ عشق کبھی بھی نہیں کیا:

؎ عشق ایک سچ تھا، تجھ سے جو بولا نہیں
عشق اب وہ جھوٹ ہے جو بہت بولتا ہوں میں (۹)

جون ایلیا جتنا خود کو بے زار و بے تکلف ظاہر کرتا ہے حقیقت میں ایسا نہیں۔ وہ میرؔ سے متاثر ہیں لیکن غالبؔ کی طرح اپنی انا کے قائل بھی نظر آتا ہے۔ وہ روایتی شعرا کی طرح عشق تو کرتے ہیں لیکن اظہار عشق کو بہت ذلیل اور گھٹیا کام سمجھتے ہیں۔ جس کا اظہار وہ خود ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"عرضِ شوق یا اظہارِ عشق میرے گمان یا مزاج کے مطابق ایک بہت ہی ذلیل کام ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ میں اظہارِ عشق جیسی حرکت کا ارتکاب کرنے کی ذلت اٹھانے سے اس لمحے تک محفوظ رہا ہوں۔"(۱۰)

دیگر شعرا کی طرح جون ایلیا کا عشق بھی مجازی یعنی نسائی تھا جس کا وہ کئی بار شکار ہو گئے تھے۔ پہلی دفعہ وہ آٹھ سال کی عمر میں ایک لڑکی کی محبت میں گرفتار ہوئے جس کا تذکرہ اپنے پہلے مجموعہ "شاید" میں کچھ یوں کرتے ہیں:

"میری عمر کا آٹھواں سال میری زندگی کا سب سے زیادہ اہم اور ماجرا پرور سال تھا۔ اس سال میری زندگی کے دو سب سے اہم حادثے پیش آئے۔ پہلا حادثہ یہ تھا کہ میں اپنی نرگسی انا کی پہلی شکست سے دوچار ہوا یعنی ایک قتالہ لڑکی کی محبت میں گرفتار ہوا، دوسرا حادثہ یہ تھا کہ میں نے اپنا پہلا شعر کہا۔" (۱۱)

اسی طرح جب ان کی عمر بارہ سال کی تھی تو جبران خلیل کو اس قدر پڑھنے لگے کہ ان کی طرز میں اپنے ایک خیالی محبوبہ کے نام خط لکھنے لگے جس کو جون ایلیا بیاض میں محفوظ کرتے رہے:

"میں ان خطوں میں اپنی افلاطونی مگر نرگسی محبت کے اظہار کے ساتھ ساتھ خاص طور پر جو بات بار بار لکھتا تھا وہ یہ تھی کہ ہمیں انگریزوں کو ہندوستان سے نکالنے کے لیے کچھ کرنا چاہیے" (۱۲)

جون ایلیا کی نظر میں عشق و محبت کسی عذاب سے کم نہیں۔ ان کی نظر میں عشق رسائی کا نہیں بلکہ نا رسائی کا ایک رشتہ ہے جس کا کام محض عمر بھر کی جدائی ہے۔ گویا وہ عشق کو لاحاصل ہی سمجھنے کے ساتھ ساتھ زندگی کا سب سے بڑا المیہ بھی گردانتا ہے۔

؎ عشق سمجھے تھے جس کو وہ شاید
تھا بس ایک نارسائی کا رشتہ
میرے اور اس کے درمیاں نکلا
عمر بھر کی جدائی کا رشتہ (۱۳)

جون ایلیا عشق و عاشقی کے معاملات کو عمر بھر کی جدائی سمجھ کر اس بات کو نہ صرف حیرت کی نظر سے دیکھتا ہے بلکہ ان کے نزدیک تعجب خیز واقعہ ہے کہ لوگ ابھی تک عشق و عاشقی کے نام سے دھوکہ کھا رہے ہیں حالاں کہ لوگوں کو اس سے واقف ہونا چاہیے کہ یہ محض دھوکہ ہی دھوکہ ہی اور کچھ بھی نہیں:

؎ تعجب ہے کہ عشق و عاشقی سے
ابھی کچھ لوگ دھوکہ کھا رہے ہیں (۱۴)

جون ایلیاؔ کا تصور عشق عام شعرا سے الگ ہے۔عام طور پر شعرا عشق کو حرضِ جاں یا عذابِ جاں سمجھتے ہیں لیکن جون وہ واحد شاعر ہے جن کی نظر میں عشق نہ صرف ہر جائی ہے بلکہ عشق کا کام محض حسن پرستی اور ہر جائی پن ہے۔ان کی نظر میں عشق روح سے نہیں بلکہ حسن کی بدولت ہے:

؎ حسن کے جانے کتنے چہرے حسن کے جانے کتنے نام
عشق کا پیشہ حسن پرستی عشق بڑا ہر جائی ہے (۱۵)

اگرچہ جون ایلیاؔ عشق کو ہر جائی اور حسن پرست خیال کرتا ہے لیکن اس کے باوجود عشق کو حسن کا نگہباں گردانتا ہے:

؎ حسن کا عشق نگہباں مگر اے جانِ جہاں
وقت سے، شیوہ لمحات سے دل ہے لرزاں (۱۶)

حسن بھی عشق کی طرح ایک لامحدود تصور ہے ۔یہ کوئی ٹھوس شئے نہیں جس کا ادراک سائنس یا عقل کی روشنی میں کی جا سکے۔یہ اصطلاح سب سے پہلے بام گارٹن نے واضح کی۔اس حوالے سے ڈاکٹر شکیل الرحمان لکھتے ہیں:

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN (Online): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

"بام گارٹن نے سب سے پہلے فلسفہ حسن کے لیے (Aesthetics) کی اصطلاح استعمال کی تھی۔ یہ کہا تھا کہ فلسفے کا ایک علاحدہ مستقل موضوع ہے۔ اس اصطلاح کا ماخذ یونانی لفظ (Aestitiko) ہے۔ اس کے معنی ایسی شئے کے ہیں کہ جس کا ادراک حواس کے ذریعے ہو۔ بام گارٹن نے اس میں احساس اور ادراک دونوں کو اہمیت دی اور اسے ایک علم سے تعبیر کیا۔" (۱۷)

جون ایلیا نے عشق کے ساتھ ساتھ محبوب کے حسن و جمال کو اپنی شاعری میں سمو کر نہ صرف حسن کے بارے میں اپنے تصور کو بیان کیا بلکہ لاشعوری طور پر محبوب کے حسن و جمال اور ناز و ادا کو بیان کر کے اپنے جنسی پہلو کو بھی آشکارا کر دیا۔

لب و پستان و ناف اس کے نا پوچھ
ایک آشوب کار ہے اماں ہاں (۱۸)

حسن کے مختلف پہلوؤں کا بیان جون ایلیا کے ہاں کاروبارِ شوق کی ایک داستان بن جاتا ہے جون اسے مزے لے لے کر بیان کرتے ہیں۔ ان کے گہرے مشاہدے کے ساتھ ساتھ احساس اور جذبے کی ہم آہنگی اس میں ایک نیا لطف پیدا کر دیتی ہے۔ جون ایلیا نے اپنے شعری مجموعہ "یعنی" میں حسن کی عکاسی یوں کی ہے:

ہے اس کا ناف پیالہ غضب کہ مت پوچھ
کہ اس کی ایک جھلک ایک بلا کا نشہ ہے (۱۹)

جون کی نظر میں محبوب کا حسن جاذب و جمیل کے ساتھ ساتھ محبوب کا غرور تو ہو سکتا ہے لیکن اس کا دوام نہیں، کیوں کہ حسن ایک عارضی شے ہیں جس کے کئی چہرے اور نام تو ہو سکتے ہیں لیکن محبوب کے دوام اور جیت کے لیے دلیل نہیں:

تم بہت جاذب و جمیل سہی
زندگی جاذب و جمیل نہیں
نہ کرو بحث ہار جاؤ گی
حسن اتنی بڑی دلیل نہیں (۲۰)

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

جس طرح جون حسن کو ناپائیدار اور عارضی سمجھتا ہے اس کے ساتھ حسن کو ایک دھوکے باز اور دغاباز بھی سمجھتا ہے،

جب مقابل ہو عشق اور دولت
حسن دولت کا ساتھ دیتی ہے (۲۱)

جون ایلیا اپنی شاعری میں محبوب کے عشق اور اس کے حسن کو مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے محبوب سے شکوے شکایات اس کی بے رخی، جدائی کے قصے، ہجر کی کیفیت، محبوب کی نارسائی وستم ظریفی، آہ و فریاد، محبوب کی یاد محبوب کا سراپا حسن وغیرہ کو اس خوبصورتی سے شاعری میں سمویا ہے کہ حسن و عشق کے مضامین اپنی تمام رنگینیوں کے ساتھ سامنے آتے ہیں۔ آپ کے ہاں عشق ایک روگ اور بیماری کے بجائے صحت مند زندگی کی علامت نظر آتا ہے۔ جون ایلیا کی تمام شاعری پر رومانیت کا غلبہ ہے۔ ان کے جس بھی شعری مجموعے پر نظر دوڑائیں اس میں حسن و عشق کے مضامین اور رومانیت کے عناصر ملتے ہیں۔

جون ایلیا جدید اردو غزل کا ایک درخشاں ستارہ ہیں۔ آپ کی شاعری پر رومانوی خیالات وافکار حاوی نظر آتے ہیں۔ جون کی شاعری کا سب سے بڑا وصف، خوبی یا انفرادیت یہ ہے کہ انھوں نے اپنی شاعری میں جہاں عشقیہ موضوعات کو دوبارہ پیش کیا وہاں ان کو ایسے منفرد اور نئے انداز سے میں برتا کہ ان کا لب ولہجہ قدیم ہونے کے ساتھ ساتھ بالکل نیا بھی لگتا ہے۔ جن سے جون کی انفرادیت نمایاں ہو جاتی ہے۔ جون ایلیا کی شاعری موجودہ معاشرے میں بسنے والوں کے جذبوں کی ترجمان ہے ان کی شاعری جدت اور روایت کا ایک حسین امتزاج ہے۔ جس میں جدید طرزِ اظہار اور فنی کمالات کے مظاہر موجود ہیں۔ بقول ابو بکر:

> "جون کی شعری عظمت کا ایک پہلو یہی ہے کہ اس نے غزل کی روایتی شعریت اور ملائمت کے تقاضوں کو جدید طرزِ اظہار کی کھردری اور سنگین کلیرٹی اور واضح بیانی کے ساتھ برقرار رکھا ہے۔" (۲۲)

جون ایلیا کے ہاں زبان پر مہارت اور شاعرانہ قادر الکلامی کے سبب غیر ضروری بناوٹ نہیں ہے۔ ان کی شاعری ان کے سفر زندگی کی داستان سناتی ہے اور جون ایلیا کی شاعری ان کی رومانی، دردمند شاعر کا فنی سفر ہے۔ جون ایلیا کی شاعری کا فنی حوالہ اپنی اہمیت رکھتا ہے اور اس کا فکری رخ اپنی جگہ اہم ہے۔ جون ایلیا کی ساری شاعری رومانیت، دردمندی، عصری مسائل سے منسلک ہے اور ان کی شاعری ان کی پہچان ہے۔

حوالہ جات

۱۔ عمران ازفر، نئی اردو نظم نئی تخلیقی جہت، پورب اکادمی اسلام آباد، ۲۰۱۳ء، ص:۵۶

۲۔ سجاد باقر رضوی، مغرب کے تنقیدی اصول، اظہار سنز پرنٹرز لاہور، ۲۰۱۵، ص۲۶

۳۔ خالد احمد انصاری، جانے کیا ہوا، مشمولہ، گویا، از جون ایلیا، مرتب خالد احمد انصاری، الحمد پبلی کیشنز، لاہور ۲۰۱۹، ص۰۳

۴۔ اجمل صدیقی، جون ہی تو ہے جون کے درپے، مشمولہ میں یا میں (جون ایلیا پر تحریریں اور ملاقاتیں) از خالد احمد انصاری، الحمد پبلی کیشنز لاہور، ۲۰۲۰ ص ۵۱

۵۔ شکیل عادل زادہ، ماجرا، مشمولہ فرنود، تالیف و ترتیب، خالد احمد انصاری، الحمد پبلی کیشنز لاہور، ۲۰۱۶، ص ۲۵

۶۔ آغا سہیل، ڈاکٹر، جون ایلیا، مشمولہ میں یا میں (جون ایلیا پر تحریریں اور ملاقاتیں) ایضاً، ص:۳۵

۷۔ ابو بکر، آدمی کا وکیل، مشمولہ میں یا میں (جون ایلیا پر تحریریں اور ملاقاتیں) ایضاً، ص:۴۳)

۸۔ افتخار عارف، بے پناہ شاعر، مشمولہ میں یا میں (جون ایلیا پر تحریریں اور ملاقاتیں) ایضاً، ص:۱۲۵)

۹۔ جون ایلیا، شاید، الحمد پبلی کیشنز لاہور (اشاعت ہشتم)، ۲۰۱۵، ص ۳۰۹

۱۰۔ جون ایلیا، فرنود، تالیف و ترتیب، خالد احمد انصاری، ایضاً، ص ۴۳

۱۱۔ جون ایلیا، شاید، ایضاً، ص ۱۷

۱۲۔ جون ایلیا، شاید، ایضاً، ص ۲۲

۱۳۔ جون ایلیا، شاید، ایضاً، ص ۱۰۰

۱۴۔ جون ایلیا، گمان، الحمد پبلی کیشنز لاہور (اشاعت ہشتم)، ۲۰۱۵ ص ۴۷

۱۵۔ جون ایلیا، شاید، ایضاً، ص ۱۱۲

۱۶۔ جون ایلیا، شاید ایضاً، ص ۲۴۰

۱۷۔ شکیل الرحمان (ڈاکٹر) ادب اور جمالیات ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس دہلی س۔ن، ص ۲۰

۱۸۔ جون ایلیا، گمان، ایضاً، ص ۲۷

۱۹۔ جون ایلیا، یعنی، الحمد پبلی کیشنز لاہور (اشاعت چہارم)، ۲۰۱۴، ص ۷

۲۰۔ جون ایلیا، شاید، ایضاً، ص ۲۷۳

۲۱۔ جون ایلیا، شاید، ایضاً، ص ۱۳۹

۲۲۔ ابو بکر، آدمی کا وکیل، مشمولہ میں یا میں (جون ایلیا پر تحریریں اور ملاقاتیں) ایضاً، ص ۴۴